فیض محمد فیض (خانقاہ شریف بہاولپور)

قادیانی ووٹ کا اندراج اور اس کا انجام

اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اسی نے ہمیں امت محمدیہ میں پیدا فرمایا اور پھر اپنے نبی ﷺ کی پہچان کے سلسلے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لیکر بعد کے ہر دور میں صالح لوگوں کے ذریعہ سے علماء کرام کی تبلیغ سے اور مصلح اشخاص سے خاتم الانبیاء ﷺ کی توقیر و ناموس کی اہمیت اجاگر کی۔ اس کے باوجود کہ ہر دور میں جھوٹے مدعیانِ نبوت اور کرائے کے مجدّد کبھی مہدویت کا لبادہ اوڑھ کر اور کبھی مسیح موعود کی چادر لپیٹ کر دنیا میں نمودار ہوئے لیکن بالآخر ذلت و رسوائی کی گھاٹی میں ایسے اترے کہ مٹنے والوں کا نشان تک نہ رہا لیکن اللہ پاک نے خاتم الانبیاء کی عزت و ناموس کی خاطر ہر دور میں صدیقؓ اکبر جیسے بے باک اور نڈر انسان پیدا فرما کر ان لوگوں کا قلع قمع کیا اور ان کی دکانداری کو ٹھپ کیا۔

زیر نظر واقعہ میرے عزیز دوست ماسٹر اعجاز انور صاحب کے ساتھ پیش آیا جو کہ چک نمبر 67/DB تحصیل یزمان کے رہائشی ہیں اور چک نمبر 66/DB میں ان کی ڈیوٹی بطور شمار کنندہ ووٹوں کے اندراج میں لگی۔

راقم چک نمبر 65/DB میں تقریباً سات برس بطور P.T.C ٹیچر تعینات رہا ہے اور مدرس بشارت احمد راقم کے ساتھ کچھ عرصہ ایک ہی سکول میں تعینات رہا۔ مدرس بشارت احمد قادیانی ہے یہ عقدہ راقم پر تقریباً چھ ماہ اکٹھی ملازمت کرنے کے بعد کھلا۔

ووٹوں کے اندراج کے سلسلے میں جناب ماسٹر اعجاز انور صاحب جب چک نمبر 66/DB میں پہنچے تو ایک قادیانی گھرانے کے فرد نے کہا کہ میں قادیانی ہوں اور مسلمانوں میں اپنے ووٹ درج نہیں کراتا۔

ماسٹر صاحب نے اقلیتی فارم پیش کئے اور کہا کہ بھائی اگر تم قادیانی ہو تو آؤ اقلیتی فارم پر کرو اور بطور ووٹر آپ کا اندراج ہو جائے۔ اس طرح نبی احمد نامی نوجوان نے بطور قادیانی ووٹر اپنا فارم پر کیا اور دستخط کر کے رسید لے لی۔ کیونکہ چک نمبر 66/DB میں ایک ہی گھرانہ قادیانی ہے۔ لہٰذا اقلیتی فارم محض ایک ہی پر ہوا۔ ووٹوں کے اندراج کے بعد جناب اعجاز انور صاحب نے فارم مکمل کئے اور اپنے A.R.O کے پاس جمع کرادیئے۔

جانے کس طرح قادیانی ووٹ کے اندراج کا پتہ ماسٹر بشارت احمد کو لگا جو کہ چک نمبر 63/DB کا رہائشی ہے۔ مذکورہ چک میں تقریباً چھ سات گھرانے قادیانی ہیں اور ماسٹر بشارت احمد ان کا جماعتی لیڈر ہے اور ربوہ سے مربوط ہے۔ جب بشارت احمد کے کانوں میں قادیانی ووٹ کے اندراج کی بھنک پڑی تو انہیں مرزا غلام احمد کی نبوت کی کشتی ہچکولے کھاتی نظر آئی۔ بشارت احمد اپنی تگ و دو سے اسے بچانے میں مصروف تھا۔ میں ہر گز نہیں سمجھ سکا کہ ایک جھوٹے نبی کا پیروکار اپنے ضمیر کی آواز کے تحت ووٹ درج کراتا ہے اور اس

کے نبی کی شریعت ایک ووٹ کے اندراج سے ڈگمگا تی ہے۔ حالانکہ مذکورہ جھوٹے نبی کا اور ووٹ کا تعلق تو جنم جنم کا ہے۔ یعنی دونوں کا قبلہ ایک ہی "برطانیہ" محسن ہے۔

تو بشارت احمد فوراً چک نمبر 66/DB میں نبی احمد نامی قادیانی کے پاس پہنچا اور کہا کہ تم نے یہ کیا کیا ہم تو تمہارے ایک آدمی کے قادیانی تسلیم کئے جانے پر اور ووٹ کے اندراج پر سخت پریشان ہیں بلکہ ربوہ سے اطلاع آئی ہے بہاولپور ہی سب سے پہلے ہمارے مذہب کے جنازے پر کیل ٹھونک چکا ہے۔ اور ایک کیل تم قادیانی ہو کر ٹھونک رہے ہو۔ وہ اس نبی احمد کو لیکر جناب ماسٹر اعجاز انور کے پاس گیا اور کہا کہ ہمارا قادیانی ووٹر خارج کرو۔ ماسٹر صاحب نے بتایا کہ میں تو فارم مکمل کر کے ARO کے پاس جمع کرا چکا ہوں اب تمہارے مسئلے کا حل میرے پاس نہیں ہے۔ یہ دونوں پریشان جناب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول 117/DB کے پاس پہنچے تو انھوں نے صاف جواب دیا کہ یہ کام میرے بس کا ہرگز نہیں اب تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو عدالت میں جا کر کرو۔ اگلے دن ماسٹر بشارت احمد نے نبی احمد کو ساتھ لیا اور یزمان میں سول جج جناب شریف جنجوعہ صاحب کے پاس ووٹ کے اخراج کی درخواست گذار دی۔ انھوں نے درخواست گذار کو اور شمار کنندہ کو مع ARO صاحب مقررہ تاریخ پر عدالت کا پابند کر دیا۔

پیشی کے دن نبی احمد قادیانی کے ساتھ بطور معاون بشارت احمد قادیانی بھی عدالت میں موجود تھا۔ دیگر ووٹروں کے بعد جب قادیانی ووٹر کی باری آئی تو اعجاز انور صاحب بطور شمار کنندہ موجود تھے۔ شریف جنجوعہ سول جج یزدانی نے ان سے پوچھا!

سول جج: درخواست گذار نبی احمد کون ہے۔

درخواست گذار: میں ہوں نبی احمد جناب۔

سول جج: آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

درخواست گذار: جناب میں قادیانی ہوں۔

سول جج: (حیرت زدہ ہو کر) بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ قادیان ایک جگہ کا نام ہے اور تم لوگوں نے اپنے مذہب کو علاقائی نسبت دے رکھی ہے۔ تم کیسے لوگ ہو کہ ایک جگہ کے حوالے سے اپنا مذہب بنائے پھرتے ہو۔ تمہارے مذہب کی کیا بات ہے کہ علاقے اور ایک جگہ کے حوالے سے مذہب کا نام لیتے ہو بہت افسوس ہے۔

سول جج: تم کس نبی کے پیروکار ہو۔

درخواست گذار: جناب میں مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہوں۔ اور اسی کا پیروکار ہوں۔

جج صاحب: (سر پکڑتے ہوئے) بے حد افسوس ہے۔ میں نے تاریخ کا اور مذہب کا کافی مطالعہ کیا ہے لیکن آج تک کسی نبی کے نام کے دو لفظ نہیں ملے۔ نبی کا ہمیشہ ایک نام ہوتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام، نوح علیہ السلام وغیرہ۔ لیکن یہ غلام احمد کیسا نام ہے یہ تو احمد کا غلام ہو گیا۔ احمد کے غلام کو نبوت کے دعویٰ کا کیا حق

ہے؟ تم لوگ کچھ تو سوچو یہ عدالت ہے۔ غلام احمد جو کہ احمد کا غلام کہلواتا ہے نبی کیسے ہوسکتا ہے۔؟
(دونوں قادیانی خاموش، سکتہ طاری) سول جج صاحب نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ:
اچھا یہ بتاؤ کے مرزا غلام احمد نے باقاعدہ تعلیم حاصل کی یعنی سکول میں پڑھنے کی غرض سے بھیجے گئے۔
بشارت احمد نے جواب دیا کہ: ہاں۔
سول جج: اور آج تک تاریخ گواہ ہے کہ نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا۔ نبی اپنی تعلیم روحانی طور پر اللہ تعالی سے حاصل کرتے ہیں اور پوری دنیا گواہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے سکول میں جا کر اپنے استاد سے الف ب پڑھی اور استادوں کی جھڑکیاں سنتے رہے۔
میں بات لمبی نہیں کرنا چاہتا لیکن بے حد افسوس کی بات ہے کہ تم لوگوں نے کس طرح کا علیحدہ فرقہ بنا ڈالا ہے۔ بہر حال ووٹ اگر تم لوگ خارج کرانا چاہتے ہو تو وہ تمہارا قانونی حق ہے۔ آپ لوگ جائیں آپ کا ووٹ خارج ہو گیا۔
اس کے ساتھ ماسٹر اعجاز انور صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ H/S سکول جناب رشید مجاہد صاحب اور دونوں قادیانی اپنے مذہب پر سے قادیانی ووٹ کا بوجھ اتار کر عدالت سے باہر آ گئے۔
عدالت سے باہر آ کر ماسٹر اعجاز انور صاحب نے بشارت احمد سے پوچھا کہ باہر تم بڑی باتیں کرتے ہو۔ لیکن جج صاحب سے تو تم نے اپنے مذہب کے دفاع میں کوئی بات نہیں کی۔ بشارت احمد نے جواب دیا کہ ہم بات لمبی نہیں کرنا چاہتے تھے اس جج کو کیا پتہ کہ مرزا غلام احمد کیا شئے ہے۔
(ہٹ دھرمی اور بے شرمی کی انتہا ہے) لعنۃ اللہ علی الکاذبین

فیض محمد فیض
خانقاہ شریف بہاولپور

اپنے عطیات اور زکواۃ و صدقات مدرسہ معمورہ ملتان

کو عنایت فرمائیں مدرسہ میں رہائش پذیر طلباء کے اخراجات اور نئی درسگاہوں اور رہائشی کمروں کی تعمیر کے لئے اہل خیر حضرات فوراً توجہ فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

بذریعہ منی آرڈر:۔ سید عطاء المحسن بخاری۔ مہتمم مدرسہ، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 511961
بذریعہ بنک:۔ اکاؤنٹ نمبر 29932، حبیب بنک حسین آگاہی ملتان